REGD No L 5254

156

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشآء۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ر ر
سہ ماہی ۷ ر ر
ماہوار ۲½ ر

یوم جمعہ

فی پرچہ ۱ ۔ار

۱۲ ر ذیقعدہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ | ۱۷ ر ظہور ۱۳۳۰ ہش - ۱۷ ر اگست ۱۹۵۱ء | نمبر ۱۹۰

اخبار احمدیہ

لاہور (رتن باغ) ۱۶ ر اگست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

"کوئی خاص فرق نہیں ہے طبیعت ویسی ہی ہے"۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

کراچی ۱۶ ر اگست وزیر اعظم پاکستان کل پنجاب کے مختصر دورے پر روانہ ہوں گے۔ اسی دورہ میں راولپنڈی، سیالکوٹ اور لاہور جانے کے بعد آپ آئندہ بدھ کو کراچی واپس آجائیں گے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمدؐ ہست برہان محمدؐ
سرے دارم فدائے خاک احمدؐ
دلم ہر وقت قربان محمدؐ

اگر تو اس بات کا ثبوت چاہتا ہے۔ تو اس کا عاشق بن جا۔ کیونکہ محمدؐ اپنی دلیل آپ ہے۔ میرا سر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کے غبار پر فدا ہے۔ میرا دل ہر وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہے۔ (اشتہار ۲۰ ر فروری ۱۸۹۳ء)

تپ دق کی روک تھام اور تپ دق کے علاج کی تربیت کے پہلے مرکز کا افتتاح

کراچی ۱۶ ر اگست۔ آج یہاں پاکستان کے وزیر صحت ڈاکٹر اے۔ ایم مالک نے کراچی کے تپ دق کی روک تھام اور تپدق کے علاج کی تربیت کے لئے پہلے مرکز کا افتتاح کیا۔ اس مرکز میں ڈاکٹروں۔ نرسوں اور دیگر ماہروں کو انسداد تپدق کے جدید طریقوں پر تربیت دی جائے گی۔ اس مرکز کے ساتھ تپدق کے .. اشد بد مریضوں کے لئے بھی انتظام ہوگا۔ اور اس کے جراثیم کی تحقیق کے سلسلے میں ایک لیبارٹری کا قیام بھی عمل میں لایا جائے گا۔ وزیر صحت نے اپنی افتتاحی تقریر میں اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ حکومت اسی قسم کے ایک تربیتی مرکز کے ڈھاکہ میں قیام کے متعلق بھی سکیم منظور کر چکی ہے۔ ڈاکٹر اے۔ ایم مالک نے اس بات پر زور دیا۔ کہ ملک میں ایسے بہت سے مراکز ہونے چاہئیں۔ اور حکومت اس معاملے میں غور کر رہی ہے۔ آپ نے بتایا کہ اندازاً ہر سال ملک میں ۲ لاکھ افراد تپ دق کی نذر ہو جاتے ہیں۔ اور علاج کے لئے انتظام محض ۱۵۰۰ کا ہو سکتا ہے۔ گویا ہر سو پر صرف ایک مریض کے علاج کا انتظام ہے۔ اور برطانیہ میں ہر تین آدمی پر ایک کا انتظام ہے۔ آپ نے اس سلسلے میں ملک کے مخیر حضرات سے اپیل کی کہ وہ اس کار خیر میں حکومت کا ہاتھ بٹانے کے لئے آگے آئیں۔ تپدق کے ٹیکے لگانے والی مہم کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ اب تک تین لاکھ افراد کو ٹیکے لگائے جا چکے ہیں۔ اور حکومت اسی قسم کی جدوجہد ۵۲ ۔ ۱۹۵۱ء اور ۵۳ ۔ ۱۹۵۲ء میں بھی جاری کرنا چاہتی ہے۔

وانا کا ہزاروں مربع میل بنجر علاقہ قابل کاشت بنایا جائے گا

پشاور ۱۶ ر اگست۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جنوبی وزیرستان میں وانا کے جو ہزاروں مربع میل بنجر میدان پڑے ہیں۔ انہیں ٹریکٹروں کے ذریعہ توڑ کر قابل کاشت بنا دیا جائے گا۔ ابتداً میں ۲۰ ٹریکٹر کام پر لگیں گے۔ کل سکیم پر ۵۰ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔ اس سکیم کے عملی جامہ پہنائے جانے کے بعد جنوبی وزیرستان اناج کی ضرورتوں کے سلسلہ میں اپنا آپ کفیل ہو جائے گا۔

غیر مسلموں کے انخلاء کی جھوٹی خبروں کی مذمت

ڈھاکہ ۱۶ ر اگست۔ بنگال کے مشہور مصنف مسٹر کرانچندر چکرورتی نے ایک بیان میں اپنے ہندو بھائیوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ مغربی بنگال کے اخبارات اور لیڈروں کی جھوٹی افواہوں پر دھیان نہ دیں۔ اور پاکستان کے حقیقی آزاد شہریوں کی طرح تعمیر ملک میں لگے رہیں۔ آپ نے بتایا کہ کلکتہ میں آجکل کئی علاقائی سیاسی انجمنیں کھل گئی ہیں۔ جو پناہ گزینوں سے ناجائز فائدہ اٹھا کر جنگ کا جواز پیدا کرنا چاہتی ہیں۔ ان کے ایما پر کلکتہ جا کر بعض ہندو پھر واپس اپنے وطن آچکے ہیں۔ آپ نے بیان کے آخر میں پنڈت نہرو کے امن کے قیام سے متعلقہ بیانات کو زبانی جمع خرچ قرار دیتے ہوئے کہا۔ خان لیاقت کا پانچ نکاتی منصوبہ امن ٹھکرا کر ہندوستان نے فاش غلطی کی ہے۔ آپ کے علاوہ مشرقی بنگال اسمبلی کے ایک رکن مسٹر بھولا ناتھ نے بھی ان جھوٹی خبروں کی تردید کی ہے۔

انڈونیشیا کے جشن استقلال کے سلسلے میں حفاظتی اقدامات کر دیئے گئے

جکارتا ۱۶ ر اگست۔ انڈونیشیا کے جشن استقلال پر حکومت نے حکم دیا ہے۔ کہ کل اگر کسی کے پاس غیر قانونی طور پر ہتھیار برآمد ہوا۔ تو اسے موت کی سزا دی جائے گی۔ آج ملک کے تحفظ کے قانون کے تحت ۲۵ اشخاص کو گرفتار کیا گیا۔ ان میں ۱۶ پارلیمنٹ کے رکن ہیں۔ اور ان کے متعلق کمیونسٹ ہونے کا الزام ہے۔ جکارتا کی کمیونسٹ پارٹی کے صدر دفتر پر فوجی پہرہ معین کر دیا گیا ہے۔ اور پولیس۔ فوج و دیگر پبلک عمارتوں اور اہم کارخانوں کی حفاظت کے لئے حفاظتی اقدامات کر دیئے گئے ہیں۔

کمیونسٹ کمانڈر سب کمیٹی کا تقرر مان گئے

ٹوکیو ۱۶ ر اگست۔ چین اور شمالی کوریا کے کمانڈروں نے اقوام متحدہ کے وفد کی یہ تجویز مان لی ہے کہ مجوزہ غیر فوجی علاقہ معین کرنے کے مسئلے پر غور کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی جائے۔ یہ سب کمیٹی دونوں طرف کے دو دو نمائندوں پر مشتمل ہوگی۔ اور کل اپنا کام شروع کر دیگی۔ کمیٹی کی سفارشات تک دونوں وفود کی بات چیت ملتوی رہے گی۔

ربوہ میں جشن استقلال پاکستان پر جوش مظاہرے۔ جلسے، میچ اور چراغاں

ربوہ ۱۶ ر اگست۔ جشن استقلال پاکستان کی منتظمہ کمیٹی کے صدر صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمدؐ نے ربوہ میں اس جشن عظیم کے متعلق حسب ذیل اطلاع بغرض اشاعت ارسال کی ہے:۔

یہاں جشن استقلال پاکستان بڑے جوش و خروش اور دھوم دھام سے منایا گیا۔ مساجد میں پاکستان کے تحفظ، سالمیت اور استحکام کے لئے خاص دعائیں کی گئیں۔ صبح سات بجے کے قریب ناظر اعلیٰ صاحبزادہ مکرم مرزا عزیز احمد صاحب نے صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کی عمارت پر لوائے پاکستان لہرایا۔ اس کے بعد خان بشیر احمد خان کی قیادت میں اے۔ آر۔ پی کے دستوں نے بعض مظاہرے سات سے کر ۹ بجے تک کئے۔ اس کے بعد ایک جلسہ عام مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے ناظر امور عامہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جو بارہ بجے تک جاری رہا۔ اور جس میں سید محمود احمدؐ۔ ملک غلام فرید اور مولانا جلال الدین صاحب شمس نے تقریریں کیں۔ تقریروں کے وقفوں میں ولولہ انگیز نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ جلسے کے بعد بچوں میں اور ربوہ میں سے گزرنے والی ریل گاڑیوں کے مسافروں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ دوپہر کے قریب ۳۰۰ غریب و مستحق افراد کو کھانا کھلایا گیا۔ شام کے وقت جشن استقلال کی خوشی میں فٹ بال اور کبڈی کے میچ ہوئے۔ اور رات کے وقت سارے قصبے اور نواحی پہاڑیوں پر چراغاں کی گئی۔

وزیر اعظم پاکستان

قائد ملت خان لیاقت علیخاں

منگل وار ۲۱ ر اگست کو شام کے پونے چھ بجے منٹو پارک لاہور میں ایک جلسۂ عام سے خطاب فرمائیں گے

یوم تحریک جدید ۔ ۲؍ستمبر

جماعتہائے احمدیہ پاکستان و بیرون پاکستان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ :۔

"میرے دل میں اللہ تعالےٰ نے یہ خیال ڈالا کہ تحریک جدید کے متعلق جو امور میں نے بیان کئے ہیں وہ جماعت کے سامنے اس وقت تک کہ مشیّت الٰہی ہمیں کامیاب کردے ہر چھٹے ماہ دہرائے جانے چاہئیں"

۲؍ستمبر ۱۹۵۲ء بروز اتوار یوم تحریک جدید مقرر کیا گیا ہے۔ گذشتہ چند سالوں سے یہ جلسے نہیں کئے جا سکے۔ لیکن اب پھر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا کہ

"جلسے ضرور ہونے چاہئیں"

امید ہے تمام جماعتیں اپنے اپنے ہاں اس دن کو کامیاب بنانے کی کوشش فرمائیں گی۔ پروگرام حسب ذیل ہوگا :۔

(۱) **جلسہ** :۔ تمام جماعتیں ایسے وقت جبکہ سب دوست سہولت سے اکٹھے ہو سکتے ہوں جلسے مقرر کریں جن میں مقررین حسب ذیل عنوانات پر تقاریر فرمائیں :۔

(۱) تحریک جدید کی غرض و غایت اور اہمیت (۲) مطالبات تحریک جدید کی تشریح (بہتر ہوگا کہ مختلف مطالبات تقسیم کر کے مختلف مقررین کے سپرد کر دیئے جائیں) (۳) بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام و احمدیت کی ضرورت ۔ تحریک جدید کے ذریعہ یہ ضرورت کس طرح پوری ہو رہی ہے ۔ (۴) تحریک جدید کے مالی مطالبات یعنی چندہ تحریک جدید اور امانت فنڈ کے متعلق احباب جماعت کی ذمہ داریاں۔

(۲) **وفود** :۔ تحریک جدید کے مالی جہاد میں ابھی بہت سے نوجوان شامل نہیں سب جماعتیں کوشش فرمائیں کہ جماعت کا کوئی فرد ایسا باقی نہ رہے جو تحریک جدید میں شامل نہ ہو۔

اسی طرح یہ بھی کوشش کی جائے کہ جو دوست شامل ہیں لیکن ابھی تک اپنے وعدے ادا نہیں کر سکے وہ اس دن اپنے وعدوں کو ادا فرما دیں۔ ہر دو اغراض کے لئے وفود کی صورت میں حسب ضرورت دوستوں کو گھروں میں جا کر ملا جائے۔

امید ہے جماعتیں اس پروگرام کے مطابق یوم تحریک جدید کو کامیاب بنائیں گی اپنی کارگذاری کی مفصل رپورٹ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور اور نقل دفتر ہذا کو ارسال فرمائیں۔

(وکیل المال ثانی تحریک جدید)

یومیہ (ڈائری) ۱۹۵۲ء کے متعلق ضروری گذارش

شعبہ نشر و اشاعت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے جو یومیہ سال ۵۲ء کی شائع کی جا رہی ہے اس کی تیاری کا شروع ہو چکی ہے اس لئے احباب سے دو ضروری گذارشات ہیں :۔

(۱) جو احباب خریدنا چاہیں وہ اپنے آرڈر سے اطلاع دیں۔

(۲) اگر اس میں کسی قسم کی اصلاح کی ضرورت ہو تو اس کے متعلق بھی اپنے مشورہ سے اطلاع دیں۔ تاکہ آئندہ اشاعت میں اسے ملحوظ رکھا جا سکے۔ لیکن یہ اطلاع بہت جلد دفتر میں پہنچ جانی چاہئیے چودھری عبداللطیف صاحب بی۔اے کے نام پر آرڈر اور مشورہ وغیرہ بھیجا جائے۔

بعض دوستوں نے مشورہ دیا ہے کہ اس کا حجم چھوٹا ہونا چاہئیے تاکہ جیب میں آ سکے۔ مقامی کارکنوں کے نام ایڈریس جو اس میں درج کئے گئے ہیں وہ دفتر کے سابقہ ریکارڈ سے لئے گئے تھے۔ ان میں جو تبدیلیاں ہو چکی ہوں ان سے بھی مطلع کریں۔ اور جو جماعتیں پہلے درج ہونے سے رہ گئی ہوں ان کے متعلق مقامی ذمہ دار کارکن اب اطلاع دیں تاکہ درج ہو جائیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

اسلام اور مذہبی آزادی

مکرم و محترم مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ بلاد عرب و انگلستان نے یہ تقریر ۲۶؍دسمبر ۱۹۵۰ء کے جلسہ سالانہ پر فرمائی تھی۔ جس میں اسلام کی مذہبی رواداری اور قتل مرتد کے متعلق مبسوط بحث کی گئی ہے۔ اور اس بارہ میں قرآن مجید اور احادیث سے دلائل پیش کئے گئے ہیں۔ مزید برآں اس میں احراریوں کے اس خطرناک پراپیگنڈا کا جو وہ جماعت احمدیہ کے خلاف کر رہے ہیں۔ مسکت جواب دیا گیا ہے۔

اس تقریر کے اختتام پر مختلف جماعتوں اور افراد کی طرف سے شدید تقاضا ہوا کہ اسے کتابی شکل میں شائع کیا جائے۔ چنانچہ باوجود کاغذ کی گرانی کے اسے طبع کرایا گیا ہے

جماعتوں سے استدعا ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے لئے اکٹھے آرڈر بھجوا دیں۔ قیمت ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک

انچارج بکڈپو تحریک جدید

ایک مخلص دوست کے اظہارِ اخلاص پر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد

ایک مخلص دوست نے جن کے بچہ کو نظام سلسلہ کی طرف سے اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی سزا دی جا چکی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں اپنے اور اپنے خاندان کی طرف سے جذبات اخلاص کا اظہار کرتے ہوئے حضور کو یقین دلایا کہ سلسلہ کی طرف سے جو سزا دی گئی ہے۔ اس کی پوری پوری پابندی کی جائے گی۔ اس پر حضور نے ان کے اخلاص پر جزاکم اللہ احسن الجزاء فرماتے ہوئے انہیں اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کرتے رہنے کی نصیحت فرمائی۔ تاکہ اللہ تعالےٰ ان کے بیٹے کو توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور کا یہ ارشاد افادۂ احباب کے لئے اخبار میں شائع کیا جاتا ہے۔ تاکہ ایسے ہی حالات میں سے اگر خدانخواستہ کسی اور دوست کو بھی گزرنا پڑے۔ تو وہ جہاں ظاہری طور پر اپنے عزیز سے کلی مقاطعہ رکھے۔ وہاں اللہ تعالےٰ کے حضور اس کے لئے دعائیں بھی کرتا رہے۔

حضور نے فرمایا۔

"بہرحال کسی کے لئے دعا منع نہیں۔ آپ کا مقام والد کا ہے۔ آپ کو اللہ تعالےٰ سے اس رنگ میں دعا کرتے رہنا چاہئیے کہ اے میرے رب تیرے چھوڑنے پر میں نے اسے چھوڑ دیا ہے۔ مگر تو نے جو اولاد کا حق رکھا ہے اس کی بناء پر میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ اسے توبہ کی توفیق دے۔ اور یہ کھویا ہوا بچہ پھر ہم میں آ ملے۔"

(پرائیویٹ سیکرٹری)

روزنامہ الفضل لاہور
۱۷ اگست ۱۹۵۱ء

ہمارا کام

ہم دنیا میں صلح و امن کا پیغام پہنچانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اسلام جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے دنیا کے لئے صلح و امن کا پیغام ہے۔ وہ دین کی صرف ایک تھیوری ایک نظریہ نہیں ہے۔ بلکہ ایسے قابل عمل اصولوں کا مجموعہ ہے۔ جو انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو ایسے سانچے میں ڈھال سکتے ہیں کہ جس سے انسان کی انفرادیت بھی قائم رہے اور سوسائٹی کے لئے بھی نہ صرف یہ کہ وہ باعث ضرر نہ ہو بلکہ سوسائٹی کے ہر فرد کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے ارتقا میں ممد و معاون ثابت ہو۔ بعینہٖ اسی طرح جس طرح ایک اچھی مشین کے پرزے اپنی اپنی جگہ پر بھی مضبوط ہوتے ہیں۔ اور مشینری کے عمل میں بھی اپنے صحیح مصرف کو سرانجام دینے میں ممد و معاون ہوتے ہیں۔ اور دوسرے پرزوں سے تعاون کی قابلیت رکھتے ہیں۔

یہ ایک مثال ہے ویسے انسان کوئی مشین نہیں ہے۔ واقعی اس کی بعض حرکات مشین سے ملتی جلتی ہیں جو ہمارے خود بہت کم تصرف ہے۔ اور وہ قدرتی طور پر ان قوانین کے مطابق عمل میں آتی ہیں۔ جو صانع قدرت نے ابتدا سے مقرر کئے ہیں۔ اور جن کو عرف عام میں تکوینی قوانین کہا جاتا ہے۔ مگر اللہ تعالٰے نے اس تکوینی سلسلہ سے اوپر انسان کو ایسی قوتیں بھی بخشی ہیں۔ جو اس کے ان اعمال کو کنٹرول کرتی ہیں ان قوتوں کے بھی کئی مدارج ہیں۔ اور جہاں تک مادی حالتوں کا تعلق ہے۔ ان مدارج کی منتہا عقل پر ہوتی ہے۔ مگر عقل انسانی ممکنات کی منتہا نہیں ہے۔ عقل سے بالا ایک اور چیز ہے۔ اگر وہ نہ ہو تو عقل گمراہ ہو جاتی ہے۔

آپ دیکھتے ہیں کہ ایک مشین بالکل مکمل ہے۔ اس کو چلانے والی قوت بھی موجود ہے۔ اور اس کو چلتا بھی کر دیا گیا ہے۔ مگر اس کے باوجود ایک ایسی ہستی کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو اس مشین کے فعل کی دیکھ بھال کرتی رہے۔ اور دیکھتی رہے۔ کہ جس مصرف کے لئے وہ چلتا کی گئی وہ باحسن طریق سرانجام پاتا ہے یا نہیں۔ اگر کوئی پرزہ اپنی جگہ صحیح کام نہیں کرتا اس کو دیکھے تیل کی ضرورت ہو تیل دے۔ بجلی کی کمی بیشی کا اندازہ لگاتا رہے۔ اور یہ دیکھے کہ اس سے زیادہ سے زیادہ کام کس طرح لیا جا سکتا ہے۔ یہ ہستی عقل کے متوازی ہوگی۔ مگر ایسی ہستی سے اوپر ایک اور قوت کی ضرورت ہے۔ جو اس ہستی کی نگرانی کرے وقتاً فوقتاً ایسی ہدایات جاری کرے جو اس ہستی کی ایسی راہ نمائی کرنے والی ہوں۔ جو مشین کے مقاصد کو آگے بڑھاتی ہوں۔ بعینہٖ اسی طرح انسانی عقل پر ایک بالا قوت ہے جو اپنی بر وقت ہدایات سے اس کی راہ نمائی کرتی رہتی ہے۔ جس طرح مشین کی انچارج ہستی اگر بالائی ہدایات کو مدنظر نہ رکھے۔ اور اپنی ہی بات چلانے کی کوشش کرے۔ تو مشین کے مقاصد حاصل نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح جو ہستی انسانی عقل کے لئے ہدایات بھیجتی ہے اس کی ہدایات پر عمل نہ کیا جائے۔ تو ارتقائے حیات میں روک پیدا ہو جائے گی۔ اور اس کے وہ اغراض و مقاصد پورے نہیں ہو سکیں گے جن کے لئے اس کو معرض وجود میں لایا گیا ہے۔ بلکہ گڑبڑ پیدا ہو جائے گی۔

اسلام کے اصول ایسے ہیں جو ان تمام مدارج کے لئے انسان کی صحیح راہ نمائی کرتے ہیں۔ وہ نہ صرف عقل کی راہ نمائی کرتے ہیں۔ بلکہ ان تمام حرکات و سکنات کا توازن قائم رکھتے ہیں۔ جو انسانی زندگی کے ہر سلسلہ ارتقا میں پیدا ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں وہ حیوان کو انسان انسان کو با اخلاق انسان اور با اخلاق انسان کو با خدا انسان بناتے ہیں۔

جب انسان باخدا انسان بن جاتا ہے۔ تو گویا وہ اس پرزہ مشین کی طرح ہوتا ہے۔ جس کے اینڈ آل درست چلتے ہیں۔ جس کو حرکت میں لانے والی طاقت صحیح اندازے سے مل رہی ہوتی ہے۔ جس کی نگران ہستی نہ صرف اپنے فن میں ماہر ہوتی ہے۔ بلکہ ان ہدایات پر عمل کرنے کے لئے ہر وقت آمادہ ہوتی ہے۔ جو اس سے بالا ہستی جاری کرتی ہے۔

انسانی زندگی کے تعلق میں وہ بالا ہستی خدا تعالٰے کی ہستی ہے۔ اور وہ ہدایات وہ ہیں جو وہ اپنے رسولوں کے ذریعہ بھیجتا ہے۔ انسانی عقل اگر ان ہدایات کے مطابق چلتا ہے۔ اور انسانی مشین حسب صحیح ہوتا ہے۔ تو وہ اغراض و مقاصد پورے ہوتے ہیں۔ جن کے حصول کے لئے انسانی زندگی وجود میں آئی۔ یہ آسمانی ہدایات زندگی کے ہر درجہ میں یعنی تکوینی اور عقلی مدارج میں راہ نمائی کرتی ہیں۔

اسلام اس لحاظ سے ایک مکمل دین ہے کہ اس کی الکتاب میں اللہ تعالٰے نے تمام وہ اصول مفصل بیان کر دیئے ہیں۔ جو ان تمام مدارج پر حاوی ہیں۔ ہر فرد ان پر عمل کرنے سے اپنی ذات میں کامل ہوتا ہے۔ اور ایسے افراد سے جو ہیئت اجتماعی ظہور میں آتی ہے۔ وہ مکمل سوسائٹی ہوتی ہے۔ ایسی سوسائٹی قرآن کریم کی اصطلاح میں جنتی سوسائٹی ہوتی ہے۔

بہشت آنجا کہ آزارے نہ باشد

ایسی سوسائٹی میں کوئی باہمی خرخشہ نہیں ہوتی۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ کوئی یوٹوپیا یا خیالی جنت نہیں ہے بلکہ ایک ایسی دنیا ہے جو انسان کی بالا رادہ متواتر جد و جہد کے نتیجہ میں بنتی ہے۔ اور بالا رادہ متواتر جد و جہد سے ہی قائم رکھی جا سکتی ہے۔

اسلام اس معنے میں صلح و امن کا پیغام ہے۔ اور ہم یہی پیغام پہنچانے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ دنیا اس وقت اس مشین کی طرح ہے۔ جس نے ان بالائی ہدایات کو پس پشت ڈالا ہوا ہے۔ اور اس وجہ سے جس کے پرزے ہی نہ صرف اپنی اپنی غرض کے مطابق صحیح کام نہیں کر رہے۔ بلکہ جس کو چلانے والا انجینئر یعنی عقل بھی آزاد اور گمراہ ہے۔ اس لئے ہر طرف بدنظمی۔ بے چینی۔ اور بددلی پھیلی ہوئی ہے افراد افراد کو اور اقوام اقوام کو نگل جانا چاہتی ہیں۔ حرص و ہوا نے پرزوں کو غیر متوازن اور ایک دوسرے سے متخالف راستوں پر چلا رکھا ہے الغرض بحر و بر میں فساد برپا ہے۔ ضرور تھا کہ ایسے حالات میں صانع کائنات جو اس تمام کارخانہ کا حقیقی مالک ہے۔ اس طرف متوجہ ہوتا۔ اور کسی ایسے انسان کو بھیجتا۔ جو دنیا کی توجہ اس کوتاہی کی طرف دلاتا۔ جو اس کی ہدایات کو مدنظر نہ رکھنے کی وجہ سے ہو رہی ہے وہ انسان مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ جن کے آنے کی خبر تمام قوموں کے رسولوں نے ہی نہیں بلکہ خود سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالٰے کے حکم سے نہایت زبردست پیشگوئیوں میں دی ہوئی ہے۔ مگر زندگی کے کل پرزے عقل ہرزہ کار کے شکنجہ میں گرفتار ہیں۔ اور اس حقیقت سے بالکل بے پروا ہیں۔ مگر مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت دنیا کے چپہ چپہ میں پھیل گئی ہے۔ اور نہایت آہستہ مگر یقینی رفتار سے دنیا کو راہ راست پر لانے کی کوشش میں مصروف ہے۔ اور امید ہے کہ انشاء اللہ وہ جلد اس امانت کو دنیا میں پہنچا دے گی۔ جو اس کے سپرد کی گئی ہے۔ یہ کام ہے جس کو آگے دھکیلنا ہر احمدی کا فرض اولین ہے۔ یہ اتنا عظیم الشان کام ہے کہ اگر ہم اپنا مال اپنی جان اپنی اولاد الغرض اپنی ہر چیز اسکو ایک انچ کا کروڑواں حصہ بھی آگے دھکیلنے میں قربان کر دیں۔ تو گویا ہم نے اپنا مقصد حیات پا لیا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے نے اللہ تعالٰے کے اشارے سے تحریک جدید کی بنیاد رکھ کر گویا ہر احمدی کے لئے موقعہ بہم پہنچایا ہے۔ کہ وہ ایسے عظیم الشان کام کے سرانجام دینے کی جد و جہد میں اپنا حصہ حاصل کر سکے۔ وہ کون ہے جو اپنا حصہ نہیں لینا چاہتا۔ آخر ایک احمدی کی زندگی کا اور مصرف ہی کیا ہے؟ اور وہ یہ دعوے کس طرح کر سکتا ہے کہ ہم دنیا میں صلح و امن کا پیغام پہنچانے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔

ماہنامہ ”درویش“ قادیان

بزم درویشان کی ایک عرصہ کی جد و جہد کے بعد مرکز احمدیت قادیان سے ماہنامہ ”درویش“ جلد شائع ہو کر احباب جماعت کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ رسالہ ہذا کا ٹائیٹل پیج بہترین آرٹ پیپر کے علاوہ منارۃ المسیح اور قادیان کے فوٹو سے مزین ہے۔ نیز حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کے پیغام اور دیگر بزرگان سلسلہ کے مضامین کو بہترین رنگ میں ترتیب دی گئی ہے۔ قادیان کے مقدس مرکز سے محبت رکھنے والے ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ رسالہ درویش کی اشاعت اور خریداری میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے۔ لہٰذا آپ اپنی اولین فرصت میں چندہ سالانہ مبلغ پانچ روپے مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی خدمت میں ارسال کر کے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ نمونہ کے پرچہ کے لئے آٹھ آنے کے ٹکٹ ارسال فرمائیں۔

نوٹ:۔ ہندوستانی احباب اپنا چندہ براہ راست مینیجر رسالہ کی خدمت میں بذریعہ منی آرڈر بھجوا سکتے ہیں۔ (مینیجر ماہنامہ درویش قادیان)

ضرورت کتب:۔ سلسلہ کے ایک اہم کام کے لئے مندرجہ ذیل کتب کی اشد ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کے پاس موجود ہوں تو ہدیۃً یا قیمتاً ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

(۱) مسئلہ کشمیر اور ہندو مہا سبھا جس کا دوسرا نام ”مسلم حقوق اور ہندو راجپوت“ تصنیف مہاشہ فضل حسین صاحب
(۲) مسلمانان کشمیر اور ڈوگرہ راج تصنیف مہاشہ فضل حسین صاحب

مرزا ناصر احمد ایم۔ اے آکسن رتن باغ لاہور

درخواست ہائے دعا (۱) مرزا عبد السمیع صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر مغلپورہ کا بچہ محمود احمد ڈبل نمونیہ سے سخت بیمار ہے۔ احباب بچہ کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ (۲) محمد سلطان صاحب کلرک جنرل پوسٹ آفس لاہور کا اکلوتا بچہ نذیر احمد بعارضہ بخار بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

ملکی آزادی کا حصول اور اس کا قیام

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ ربوہ)

افسوس کہ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کا یہ قیمتی مضمون وقت پر موصول نہ ہونے کی وجہ سے الفضل کے "آزادی نمبر" میں شائع نہیں ہو سکا۔

الفضل کے ادارہ نے مجھ سے خواہش کی ہے کہ میں الفضل کے آزادی نمبر کے متعلق کچھ مضمون لکھ کر بھجواؤں۔ لیکن ان کا خط مجھے اتنے تنگ وقت پر ملا ہے اور دوسری طرف میں ایک لمبے عرصہ سے دردِ نقرس اور اس کے لوازمات میں اس طرح مبتلا ہوں کہ آجکل کسی لمبے یا تحقیقی مضمون کی ہمت نہیں پڑتی اس لئے محض شرکت کے ثواب کی خاطر یہ چند سطریں قلم برداشتہ لکھ کر بھجوا رہا ہوں و نیّۃ المومن خیر من عملہ۔

کسی ملک یا قوم کی آزادی اپنے اندر دو پہلو رکھتی ہے۔ ایک آزادی کا حصول ہے اور دوسرے حاصل شدہ آزادی کو قائم اور برقرار رکھنا اور اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانا۔ جہاں تک پاکستان کی آزادی کے حصول کا سوال ہے اس کے حالات پر غور کرنے سے یہ بات ظاہر و عیاں ہو جاتی ہے کہ یہ آزادی ایک خدائی موہبت تھی نہ کہ کوئی انسانی کسب۔ بے شک اس آزادی کے حصول کے لئے کوشش کی گئی اور ملک و قوم کو کچھ قربانی بھی کرنی پڑی۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ ملکی اور قومی آزادی کے لئے جتنی لمبی جد و جہد اور جتنی وسیع قربانی کرنی پڑتی ہے وہ مسلمانوں کو پاکستان کے حصول کے لئے نہیں کرنی پڑی۔ اور یوں نظر آتا ہے گویا پاکستان کی آزادی خدائی تقدیر کے ماتحت ایک پکا ہوا پھل تھا جو درخت کو ذرا سی حرکت دینے سے اتر آیا۔ ملکی تقسیم اور ہجرت مکانی کے نتیجہ میں جو مالی اور جانی نقصان مسلمانوں کو اٹھانا پڑا وہ بے شک بہت بھاری اور غیر معمولی نقصان تھا مگر ظاہر ہے کہ یہ نقصان پاکستان کے حصول کیلئے نہیں تھا بلکہ پاکستان کے حصول کا نتیجہ تھا۔ پس لاریب پاکستان کی آزادی ایک خدائی موہبت تھی جو بطور خاص انعام کے مسلمانوں کو حاصل ہوئی۔

اور جب یہ آزادی ایک خاص موہبت ہے تو اسے قائم رکھنا اور اس کی حفاظت کرنا مسلمانوں کا ایک نہایت اہم فرض قرار پاتا ہے۔ بے شک دی گئی ہوئی چیز کی حفاظت بھی انسان کے لئے ضروری ہوتی ہے حتیٰ کہ ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ من قتل دون مالہ فھو شہید یعنی جو مسلمان اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ لیکن جو تقدس اور [illegible]

ایک خدائی انعام کی حفاظت کو حاصل ہے وہ عام کسب شدہ چیزوں کی حفاظت کو ہرگز حاصل نہیں۔ ان حالات میں اہل پاکستان کا یہ دوہرا فرض ہے کہ وہ پاکستان کی آزادی کے لئے ہر ممکن کوشش اور ہر ممکن تدبیر اور ہر ممکن قربانی کے واسطے تیار رہیں۔ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو وہ خدا کی نظر میں ایک نہایت اہم فرض کو ضائع کرنے والے ٹھہریں گے۔

اوپر کے بیان سے ظاہر ہے کہ آزادی کے سوال کا دوسرا اور اصل پہلو حاصل شدہ آزادی کا قیام اور اس کو برقرار رکھنا اور اس آزادی سے پورا پورا فائدہ اٹھانا ہے اور دراصل یہی وہ پہلو ہے جسے قرآن شریف نے بھی بڑی اہمیت دے کر نہایت تاکید کے ساتھ بیان کیا ہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے:۔

ثم جعلنٰکم خلائف فی الارض من بعدھم لننظر کیف تعملون

"یعنی پھر ہم نے دوسروں کے بعد ملک میں تمہیں قائم مقام بنایا۔ تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے اعمال بجالاتے ہو۔"

اس لطیف آیت سے جو حقیقۃً آزادی کے فلسفہ کا نچوڑ ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر آزادی ایک نعمت ہے تو اس آزادی کا استعمال اس نعمت کا امتحان ہے اور ان دونوں کے صحیح ملاپ سے ہی قومی فلاح اور کامیابی کا رستہ کھلتا ہے۔ جو قوم آزادی کی نعمت نہیں پاتی وہ گویا آزادی کی جنت سے ہی محروم رہتی ہے اور جو قوم آزادی کی نعمت تو پاتی ہے مگر اپنی آزادی کا صحیح استعمال نہیں کرتی اس کا نصب کیا ہوا باغیچہ بنجر ثابت ہوتا ہے اور وہ پھل نہیں دیتا جس کے لئے اسے نصب کیا گیا تھا۔ پس دوسرا اور اہم تر فرض اہل پاکستان کا یہ ہے کہ اب جبکہ خدا نے انہیں آزادی کی نعمت سے نوازا ہے تو وہ اپنی آزادی کے درخت کو ثمردار ثابت کریں اور اس سے وہ پھل حاصل کرنے کی کوشش کریں جو ایک تندرست اور بار آور پودے کے لئے مقدر ہوتا ہے۔

یہ پھل دو میدانوں سے تعلق رکھتا ہے جن میں سے ایک امن کا میدان ہے اور دوسرا جنگ کا اور گو ان کی آگے بیسیوں شاخیں ہیں مگر میں اس جگہ صرف ایک ایک شاخ کے مختصر ذکر پر اکتفا کروں گا۔ امن کے میدان میں حکومت کی ذمہ داری کے ایک پہلو کے متعلق قرآن شریف فرماتا ہے:۔

ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل

"یعنی اے مسلمانو! اللہ تعالےٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ حکومت کے عہدوں کی امانت ان لوگوں کے سپرد کیا کرو جو اس امانت کے اہل ہیں۔ اور پھر اے وہ لوگو جنہیں حکومت کی امانت سپرد ہو تمہارے لئے ہمارا یہ حکم ہے کہ اپنے سب کاموں میں عدل پر قائم رہو۔"

عدل چونکہ ہر حکومت کا بنیادی پتھر ہے۔ اس لئے اسلام نے اسے سب سے مقدم کیا ہے اور حق یہ ہے کہ عدل کے بغیر حکومت کا کوئی شعبہ بھی کامیابی کے ساتھ نہیں چل سکتا۔ کیونکہ یہ وہ جڑھ ہے جس سے تمام ملکی شعبوں میں فلاح و کامیابی کی شاخیں پھوٹتی ہیں اور عدل سے مراد صرف افراد کے درمیان عدل کرنا ہی نہیں بلکہ اپنے کام اور فرض منصبی کے ساتھ عدل کرنا۔ حکومت اور پبلک کے درمیان عدل کرنا ملک میں رہنے والی مختلف قوموں کے درمیان عدل کرنا اور افراد کے درمیان عدل کرنا سب عدل کے مفہوم میں شامل ہیں۔ پس امن کے میدان میں حکومت کا اولین فرض عدل کا قیام ہے اور جو حکومت اس فرض کی طرف سے غافل ہوتی ہے وہ اپنی عمر کو کوتاہ کرنے کی خود ذمہ دار ہے۔ اگر ملک میں عدل ہو تو باقی شعبے خود بخود پنپنے لگ جاتے ہیں اور اگر عدل نہ ہو تو ان شاخوں کی طرح جن کی جڑھ میں کیڑا لگ رہا ہو سارا درخت ہی خشک ہونے لگتا ہے۔ پس آزادی کی نعمت کو برقرار اور قائم رکھنے کا سب سے بڑا ذریعہ جو امن کے میدان سے تعلق رکھتا ہے وہ عدل کا قیام ہے۔

آزادی کے قیام کے لئے دوسرا میدان جنگ کا میدان ہے۔ یہ میدان بھی گردوپیش کے حالات کی وجہ سے اتنی ہی اہمیت رکھتا ہے جتنی اہمیت کہ امن کے میدان کو حاصل ہے۔ اس کے متعلق قرآن شریف سب سے مقدم اور سب سے ضروری تعلیم یہ دیتا ہے کہ اپنے اندر ایسی قوت پیدا کرو کہ کسی بدخواہ دشمن کی آنکھ تمہاری طرف بدنیت سے نہ اٹھ سکے اور اندرونی قوت کے علاوہ اپنی سرحدوں کو بھی حفاظتی چوکیوں اور نقل و حرکت کے ساز و سامان سے چوکس اور مضبوط رکھو تاکہ اگر کوئی دشمن تمہاری طرف بدنظر اٹھائے تو تم فوراً ہی اس کے مقابلہ کے لئے تیار ہو۔ اور اس کے فتنہ کو سر اٹھاتے ہی دبا سکو۔ اس تعلق میں قرآن شریف فرماتا ہے:۔

واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ و من رباط الخیل۔

"یعنی اے مسلمانو! دشمن کے مقابلہ کیلئے اپنی تیاری کو قوت کے ساتھ اور قوت کے تمام امکانی پہلوؤں کے پیش نظر تیاری رکھو اور اپنی سرحدوں پر حفاظتی چوکیوں کو پوری طرح مضبوط کرو۔ جن میں ضروری نقل و حرکت کا تمام تسلی بخش سامان موجود ہونا چاہیئے۔"

اس لطیف آیت میں آزادی کے قیام کا وہ اہم پہلو بتایا گیا ہے جو اصل جنگ سے قبل جنگی تیاری سے تعلق رکھتا ہے۔ خدائے اسلام حکم دیتا ہے کہ گو مسلمان لڑائی کے لئے پہل نہیں کرتا مگر اسے پہل کرنے والے دشمن کے لئے ہر وقت چوکس اور تیار رہنا چاہیئے۔ اور اس کی یہ تیاری دو طرح کی ہونی چاہیئے۔ اوّل ملک کے اندرونی حصہ میں جس میں فوجی تیاری کے علاوہ عام آبادی کی ٹریننگ اور ان کی ہمتوں کو بلند رکھنا بھی شامل ہے۔ اور دوسرے سرحدوں کی مضبوطی جن کے ساتھ نقل و حرکت کا کامل سامان موجود رہنا چاہیئے۔ یہ وہ زرّین ہدایت ہے جس پر کاربند ہو کر کوئی ملک غفلت کی حالت میں نہیں پکڑا جا سکتا۔ بلکہ وہ حسب ضرورت حملہ آور دشمن کے ملک میں گھسنے کیلئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔

جنگ کی حالت کا دوسرا پہلو عملی لڑائی سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے متعلق قرآن شریف فرماتا ہے:۔

ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانھم بنیان مرصوص۔

"یعنی اللہ تعالےٰ ان مسلمانوں سے محبت رکھتا ہے جو اس کے رستہ میں اس طرح صف باندھ کر لڑتے ہیں کہ گویا وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی آہنی دیوار ہے۔"

یہ قرآنی آیت جن زوردار الفاظ میں مسلمان مجاہدوں کے جوش اور ان کی قوت اور ان کے باہمی اتحاد کا نقشہ کھینچ رہی ہے وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ اس آیت میں یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ مسلمان سپاہیوں کو نہ صرف انفرادی طور پر طاقت پیدا کر کے فولادی رنگ اختیار کرنا چاہیئے بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ بھی وہ اس طرح پیوست ہوں کہ گویا ان کے رخنوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈال کر انہیں ایک جان کر دیا گیا ہے۔

الغرض اسلام آزادی کو ایک بڑی نعمت قرار دے کر اس کے برقرار رکھنے کے لئے امن اور جنگ ہر دو پہلوؤں کے لحاظ سے ایسی زرّین تعلیم دیتا ہے کہ اس پر کاربند ہو کر کوئی اسلامی حکومت

(باقی صفحہ ۸ پر)

یورپ میں مبلغین اسلام کی تیسری کانفرنس

حضرت امیر المومنین کا برقی پیغام۔ پریس کانفرنس مبلغین کے اعزاز میں تقریب

(از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب نائب وکیل التبشیر ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یورپ میں مبلغین اسلام کی تیسری سالانہ کانفرنس ماہ اگست کے آخر میں سوئٹزرلینڈ میں منعقد ہو کر کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوئی۔ اس کانفرنس میں یورپ میں کام کرنے والے سات احمدیہ مشنز (انگلینڈ۔ سکاٹ لینڈ۔ فرانس۔ سپین۔ ہالینڈ جرمنی اور سوئٹزرلینڈ) کے نمائندگان نے شرکت کی۔ کانفرنس کے اجلاس سو دن متواتر ہوتے رہے۔ جن میں گذشتہ سال کی مساعی کا جائزہ لے کر ان کے تجربہ کی روشنی میں آئندہ کیلئے تبلیغی پروگرام مرتب کئے اور ایسے ذرائع سوچے گئے۔ جن کے وسیلہ سے ہم زیادہ سے زیادہ احسن رنگ میں اسلام کی دعوت مغربی اقوام تک پہنچا سکیں۔ اور اسلام کے متعلق شائع شدہ غلط فہمیوں کا ازالہ کر سکیں۔

کانفرنس کی کارروائی شروع کرنے سے قبل ایک پریس کانفرنس کا انعقاد خاص طور پر عمل میں لایا گیا۔ جس میں چوٹی کے بعض جرنلسٹوں نے شرکت کی۔ ایک تعارفی ایڈریس کے بعد پریس رپورٹروں کو موقعہ دیا گیا۔ کہ وہ استفسار کریں۔ چنانچہ ایک دلچسپ سلسلۂ سوال و جواب جاری رہا۔ جملہ سوالات و استفسارات کے جواب نمائندگان مشنز نے خوش اسلوبی کے ساتھ دیئے۔

اس پریس کانفرنس کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک خاص برقی پیغام جب پڑھا گیا۔ تو نیشنلزم (قومی جذبہ) کے موضوع پر ایک دلچسپ اور مفید بحث کا نیا باب کھل گیا۔ چنانچہ مسلم ممالک میں جو اہم واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ انہیں اسلامی نقطہ نظر کی روشنی میں جرنلسٹوں کے سامنے لایا گیا۔

حضور کا برقی پیغام درج ذیل ہے:۔

"میں آپ نمائندگان کو جو یورپین مشنز کی نمائندگی کرتے ہوئے کانفرنس کے لئے سوئٹزرلینڈ میں جمع ہیں۔ برکت کی دعا دیتا ہوں۔ اور اس امر کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراتا ہوں۔ کہ تمہارا اولین مقصد لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف بلانا ہے۔ اور دنیا میں امن کی فضاء کو قائم کرنا ہے۔

اسلام کبھی بھی حقیقی قومی جذبہ کا مخالف نہیں۔ ہاں تنگ قومی نظریہ کا مخالف ضرور ہے۔ حقیقی قومی جذبہ تو اسی نظریہ کا حامل ہے کہ ایک دوسرے کی مدد کی جائے۔ نہ یہ کہ اسکے الٹ ہو۔ وہ قوم جو تمام دنیا میں امن کی خواہاں ہو۔ اسے بہرحال دوسری قوموں کا اعتماد حاصل کرنا ازبس ضروری ہوتا ہے۔ حقیقی قومی جذبہ کا دراصل مطلب یہی ہے کہ وہ دوسری قوموں کو عزت و توقیر کی نظر سے دیکھے (تاکہ نتیجہ میں اسکے ساتھ بھی ویسا ہی سلوک روا رکھا جائے) اگر کوئی اقوام ایسا طرز عمل اختیار نہیں کرتی۔ تو وہ اپنی تباہی کے لئے خود گڑھا کھودنے کے مترادف عمل کرتی ہے اور اس کا نتیجہ سوائے تباہی کے اور کسی صورت میں ظاہر نہیں ہوتا۔ پس تم ہمیشہ ایسے ہی قومی جذبہ کے لئے کوشاں رہو۔ جو حقیقی قومی جذبہ کا حامل ہو اور اسی طرف راہنمائی کرے۔ اور جس کا نتیجہ یہ ہو کہ تمام دنیا کی اقوام متحد ہو کر آستانہ الٰہی پر سربسجود ہوں اور یکدل و یکزبان ہو کر خدا کی بادشاہت کی طالب ہوں کہ وہ اس زمین پر آئے اور خستہ حال بنی نوع انسان کو تباہی سے بچالے

خلیفۃ المسیح"

پاکستان سے حضور اقدس کے پیغام کے علاوہ بعض دیگر ممالک مثلاً مشرقی اور مغربی افریقہ شام اور شمالی امریکہ سے بھی مبارکباد اور دعا کے پیغامات موصول ہوئے

اس کانفرنس میں جہاں اور بہت سے امور آئندہ پروگرام کے ضمن میں طے پائے وہاں اس امر کی ضرورت کو بھی شدت سے محسوس کیا گیا کہ ایسی کتب کا یورپ میں ترویج دیا جانا ازبس ضروری ہے جو صحیح اسلامی اصولوں کی حامل ہوں۔ جس حد تک ہمارے محدود فنڈز ہمیں اجازت دیں آئندہ سال ایسا لٹریچر خود تیار کیا جائے۔ بعض ایسی کتب جن کے مسودے تیار پڑے ہیں مگر وہ اب تک چھپ نہیں سکے۔ ان کی طباعت اور اشاعت کے لئے ایسے وسائل اور ذرائع تلاش کئے جائیں۔ کہ ایسی کتب جلد شائع ہو کر لوگوں کے لئے مشعل راہ کا کام دیں۔

عیسائی دنیا کو اسلام کے قریب تر لانے کے لئے۔ اور ان کی بیگانگت اور اسلام دشمنی کو کم کرنے کے لئے ایک اہم فیصلہ یہ بھی کیا گیا کہ آئندہ سال ایک تو یوم پیشوایان مذاہب خاص طور پر منایا جائے۔ جس میں ایک ہی پلیٹ فارم سے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے اپنے اپنے بانیان مذاہب کی خوبیاں اور اوصاف بیان فرماویں

دوسرے یہ کہ سیرت النبیؐ کے جلسوں کا انعقاد پوری شان کے ساتھ یورپ میں عمل میں لایا جائے۔ اور جملہ مذاہب کے پیروؤں کو دعوت دی جائے۔ کہ باوجود مختلف عقیدہ رکھنے کے۔ وہ صحیح قومی جذبہ اور رواداری کا اعلےٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے آگے آئیں۔ اور ایک ہی سٹیج سے حضرت خاتم النبیین نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں اپنے خیالات کا اظہار فرماویں۔

یہ امر بیان کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایسے جلسوں کے انعقاد کی تجویز جہاں ہندوستان اور دیگر بعض ممالک میں اخوت اور محبت کی فضاء پیدا کرنے میں نہایت مؤثر اور مفید ثابت ہوئی ہے وہاں گذشتہ سال ایسے جلسوں کے انعقاد سے یورپ میں بھی ایک خوشکن فضاء پیدا ہو گئی۔ اور انہیں یقین ہے۔ کہ ہمارا یہ اقدام آئندہ کے لئے اور بھی مفید ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

اس کانفرنس کے موقعہ پر اس یقین اور اعتماد کا اظہار خاص طور پر کیا گیا۔ کہ آج جبکہ دنیا میں ایک ہنگامہ برپا ہے اور مصائب اور مشکلات کے بادل چاروں [illegible] محیط نظر آتے ہیں۔ اور جب کہ تمام دنیوی نظام اس بحران کو دور کرنے میں بے بس ہو چکے ہیں۔ ایسے حالات میں صرف اور صرف اسلامی اصول اور اسلامی نظریات ہی ان مشکلات کا صحیح حل ہمیں نظر آتے ہیں۔ واقعات کی روشنی میں اگر دیکھا جائے۔ تو آج دنیا غیر ارادی طور پر اسلامی نظریات کی طرف کھنچی چلی آ رہی ہے اور مجبور ہو رہی ہے کہ وہ اسلامی نظریات کو اختیار کرے یہ عملی اعتراف دراصل اسلام کی زبردست فتح ہے۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ ان مغربی ممالک میں اسلام کا مستقبل بہت روشن ہے

اس کانفرنس کی جملہ مساعی ۲۹/اگست شام کو اختتام پذیر ہوئیں۔ جبکہ شامل ہونے والے نمائندگان کے اعزاز میں سوئٹزرلینڈ مشن کی طرف سے اعلےٰ پیمانہ پر ایک افتتاحیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ خوش آمدید ایڈریس لوکل مشن کی طرف سے تھا۔ جس کے جواب میں نمائندگان نے مختصر مگر برجستہ تقاریر کیں۔ اور مندرجہ ذیل موضوعات پر اظہار خیال کیا۔

۱۔ مسیح علیہ السلام کا مقام اسلام میں
۲۔ اسلام اور گذشتہ مذہبی تعلیمات
۳۔ اسلام فطرت کا مذہب ہے
۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور
۵۔ اسلام کے متعلق مغربی لوگوں کے غلط نظریات۔

آئندہ کانفرنس کے متعلق فیصلہ کیا گیا۔ کہ وہ آئندہ سال ماہ جولائی میں جرمنی میں منعقد ہو۔

نائب وکیل التبشیر ——— ربوہ

ملکی آزادی کا حصول اور اس کا قیام

(بقیہ صفحہ ۴)

آزادی کی نعمت کو ایک دفعہ پانے کے بعد اُسے پھر ضائع نہیں کر سکتی۔ اور اگر وہ اسے ضائع کرے گی تو اپنی ہی کسی غفلت اور کوتاہی کے نتیجہ میں ضائع کرے گی۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ قرآن میں صاف صاف فرماتا ہے کہ:۔

انّما ینفع النّاس فیمکث فی الارض۔

"یعنی جو چیز لوگوں کو حقیقی نفع پہنچانے والی ہوتی ہے وہ دنیا میں قائم رہتی ہے"

خدا کرے کہ ہم خدا کی نعمتوں سے پورا پورا فائدہ اٹھانے والے اور اپنی قومی اور ملکی زندگی کو لمبے سے لمبا کرنے والے ثابت ہوں اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ آمین یا ربّ العالمین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم۔

نوٹ:۔ جو اصحاب اسلامی ضابطہ جنگ کے متعلق میرا مفصل مضمون دیکھنا چاہیں وہ الفضل مؤرخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۴۸ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ۵/۸/۵۱

ہوائی حملوں سے بچنے کے لئے دفاعی تدابیر

دھماکے سے پھٹنے والے بموں سے حفاظت کا طریق

بم کے ٹکرانے دھماکہ اور بم کا خول پھٹ کر ٹکڑے اُڑنے کے اثرات سے جانی نقصان کے علاوہ عمارات کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔ بم کی براہ راست ٹکر DIRECT HIT سے بم گرنے کے مقام سے ۵۰ فٹ تک بچاؤ کا کوئی امکان ہی نہیں تاہم حفاظت کے کچھ اصول مقرر کئے گئے ہیں۔ جن کو مدنظر رکھتے ہوئے ۵۰ فٹ سے دور کی عمارات بم کے اثرات سے بہت حد تک محفوظ رہ سکتی ہیں۔ یہ اصول ۵۰۰ پونڈ کے دھماکے سے پھٹنے والے بم کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔

اصول اوّل جانی بچاؤ PROTECTION OF PERSONS اس ضمن میں دو امور پیش نظر ہوتے ہیں

(ا) انفرادی بچاؤ۔ اس کا طریق کار مندرجہ ذیل ہے

۱۔ باہر مت رہو۔ پناہ یا آڑ لے لی جائے تو بہتر ہے

۲۔ اگر کوئی پناہگاہ یا خندق کھودی ہوئی ہے۔ تو اس میں چلے جاؤ۔ اگر نہیں تو مکان کے کسی کمرہ میں پناہ لو باہر مت رہو۔ (۳) اگر سوئے اتفاق سے ہوائی حملہ کے دوران میں آپ باہر ہوں۔ اور گھر تک جلدی نہ پہنچ سکتے ہوں تو اوندھے منہ زمین پر لیٹ کر اپنے کان انگلیوں سے بند کر کے اپنے دانتوں میں کوئی چیز مثلاً پنسل۔ کارک رومال۔ پگڑی کا پلا۔ قمیص کا دامن دوپٹہ کا پلو وغیرہ تھام لو۔ اور سینہ کو سطح زمین سے کسی قدر اُٹھا کر رکھو

(۴) اگر کسی دیوار کی پناہ لینا مقصود ہو تو دیوار کا سہارا مت لو۔ بلکہ دیوار کی اونچائی سے نصف فاصلہ پر دیوار سے ہٹ کر لیٹ جاؤ۔ تاکہ اگر دیوار گر جائے تو اس کے نیچے نہ دب جاؤ۔ بہتر ہے۔ کہ کھلے میدان میں کسی گڑھے وغیرہ کو منتخب کر لیا جائے۔

(۵) اگر آپ مکان کے اندر ہوں۔ تو دروازوں اور کھڑکیوں کے مقابل پناہ مت لو۔ اور دروازوں کھڑکیوں کو کھلا رکھو۔ تاکہ دھماکہ کا اثر ان میں سے باآسانی گذر جائے۔

(۶) بلا ضرورت مکان سے باہر مت نکلو۔ جب تک کہ حملہ ٹلنے کا الارم نہ ہو جائے۔

(۷) اپنی جائے پناہ کے متعلق سیکٹر وارڈن کو پیشتر سے مطلع رکھو۔ کہ فلاں مکان یا کمرہ میں آپ وقت ضرورت پناہ لیں گے۔

(۸) اطمینان کے ساتھ پناہ لیں شور و غل نہ مچائیں۔

(ب) اجتماعی حفاظت (COLLECTIVE PROTECTION) اس کا طریق مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) حفاظتی کمرہ اور پناہ گاہیں (REFUGE ROOMS & SHELTERS) ہر گھر میں ایک حفاظتی کمرہ ضرور ہونا چاہیئے۔ (اس کی خصوصیات آگے بیان ہوں گی)

(۲) عوامی پناہ گاہیں PUBLIC SHELTERS

(۳) خندقیں TRENCHES اگر اچانک ہوائی حملہ کا الارم ہو جائے۔ تو ۲۵ فی صدی عوام کے لئے حکومت کی طرف سے اہم کاروباری مقامات کے قریب پناہ گاہیں تعمیر کی ہوتی ہیں۔ تاکہ عوام فوراً ان میں پناہ لے لیں

(۴) صنعتی اداروں اور فیکٹریوں کی پناہ گاہیں۔ از روئے قانون تمام صنعتی اداروں اور فیکٹریوں کو اپنے کاریگروں کے بچاؤ کے لئے پناہ گاہیں تعمیر کروانے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے۔

اصول دوم: عمارتی بچاؤ STRUCTURAL PROTECTION یہ اہم سرکاری عمارات فیکٹریوں اور گوداموں وغیرہ کی حفاظت کے لئے اختیار کیا جاتا ہے۔ مثلاً ٹیلیفون ایکسچینج۔ ہسپتال۔ سول ڈیفینس کی عمارت حفاظتی چوکیاں۔ زخمیوں کی چوکیاں۔ پولیس کی چوکیاں۔ فائر سٹیشن۔ پوسٹ اور ٹیلیگراف آفس وغیرہ وغیرہ اہم مقامات۔ وہ مکانات جو عام طور پر رہائش کے لئے تعمیر کئے جاتے ہیں۔ ان کی دیواریں اور چھتیں اس قابل نہیں ہوتیں کہ بم کے دھماکہ سے محفوظ رہ سکیں۔ اور ان کے مکینوں کو نقصان نہ پہنچ سکے۔ اس لئے ان مکانوں کے باہر کی طرف دیواروں کے ساتھ معیار کے مطابق حفاظتی دیواریں بنالی جائیں۔ خصوصاً اپنے حفاظتی کمرہ کے باہر ایسی دیواریں ضرور بنوالی جائیں۔ تاکہ وہ کمرہ ۵۰ فٹ کے فاصلہ پر پھٹنے والے بم کے اثر سے محفوظ رہ سکے۔

ان عمارات کے بچاؤ کے دو طریقے ہیں۔

اوّل:۔ معیار کے مطابق حفاظتی دیواریں۔

دوم:۔ معیار کے مطابق چھتوں کی مضبوطی۔

حفاظتی دیواریں اور چھتوں کی مضبوطی کا معیار درج ذیل ہے:۔

حفاظتی دیواروں کی تعمیر میں نیچے لکھا ہوا مسالہ استعمال کیا جاتا ہے۔

(۱) پختہ اینٹ $13\frac{1}{2}$ انچ موٹی دیوار سیمنٹ کے ساتھ بنی ہوئی۔

(۲) لوہے کی چادر $1\frac{1}{2}$ انچ موٹی

(۳) لوہے کی جالدار سیمنٹ بجری کے دیوار ۱۲ انچ موٹی۔

(۴) عام سیمنٹ بجری کی دیوار ۱۵ انچ موٹی۔

(۵) ریت کی بوریوں کی دیوار ۳۰ انچ موٹی۔

(۶) دھوپ میں سکھائی ہوئی کچی اینٹوں کی دیوار ۳۰ انچ موٹی

(۷) مٹی کی دیوار ۳۰ انچ موٹی

(۸) روڑی یا بجری ۲۴ انچ موٹی

چھتوں کی مضبوطی کے لئے یہ معیار ہے۔

(۱) پختہ اینٹ اور سیمنٹ کا فرش ۸" انچ موٹا

(۲) لوہے کا جالدار سیمنٹ کا لنٹر ۵" موٹا

(۳) لوہے کی چادر $\frac{1}{4}$ انچ موٹی

(۴) ریت یا مٹی کی تہ ۱۸ انچ موٹی۔

حفاظتی پناہ گاہیں SHELTERS

ہوائی حملہ کے دوران میں دھماکہ سے پھٹنے والے بموں کے اثرات سے بچنے کے لئے کوئی عمارت کمرہ یا خندق وغیرہ بنائی جائے تو وہ پناہ گاہ کہلاتی ہے۔

اجتماعی حفاظت کے سلسلہ میں بیان ہو چکا کہ جان کی حفاظت کے لئے پناہ گاہیں تعمیر کی جاتی ہیں۔ جن کے استعمال سے دھماکہ دار بموں سے حفاظت ہو جاتی ہے۔

ان کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں:۔

(۱) سطح زمین پر بنائی ہوئی پناہ گاہ SURFACE SHELTER یہ محرابی شکل کا کمرہ ہوتا ہے۔ جس کی چھت اور دیواریں معیار کے مطابق بنائی جاتی ہیں

(۲) نصف دھنسی ہوئی پناہ گاہ SEMI SUNK SHELTER جس کی چھت کو اوپر سے CAMOUFLAGE کر دیا جاتا ہے۔ تاکہ ہوائی جہاز سے دیکھنے میں پناہ گاہ معلوم نہ ہو۔

(۳) لوہے کی نالی دار چادروں کو ملا کر گول کر کے زمین میں گڑھا کھود کر گاڑ دیا جاتا ہے۔ اور اوپر سے چادروں کو مٹی سے ڈھانک دیا جاتا ہے۔ یہ اینڈرسن شیلٹر ANDERSON SHELTER کہلاتا ہے۔

(۴) خندق TRENCH کوئی کھائی جو اوپر سے ڈھانپ دی جائے۔ خندق بن جاتی ہے۔

پناہ گاہیں بناتے وقت چند امور کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔

(۱) پناہ گاہ کسی ایسی جگہ بنائی جائے۔ جو دشمن کے نزدیک کوئی اہم مقام ہو۔

(۲) کسی ایسی جگہ کے پاس نہ ہو۔ جہاں لوہے کا سامان بکثرت پڑا ہو۔

(۳) گیس کے ذخیروں اور پانی کے تالاب وغیرہ کے پاس نہ بنائی جائے۔ تاکہ طوفان کا اندیشہ نہ ہو۔

(۴) آگ قبول کرنے والی چیزوں کے پاس نہ بنائی جائے

(۵) سوتی پتھریلی زمین پر بنائی جائے۔

(۶) ہر پناہ گاہ ۵۰ آدمیوں سے زیادہ کے لئے نہ ہونی چاہیئے۔

(۷) پناہ گاہیں پاس پاس نہ بنائی جائیں۔ ممکن ہو تو درمیان میں ۱۰۰ فٹ کا فاصلہ رکھا جائے۔

(۸) اس کی اندرونی اونچائی $7\frac{1}{2}$ فٹ ہونی چاہیئے۔ جس قدر پناہ گاہ چھوٹی ہوگی اتنی ہی مضبوط ہوگی۔

(۹) پناہ گاہوں میں زیادہ سے زیادہ دو دروازے ہوں۔ ایک داخل ہونے کے لئے اور دوسرا باہر نکلنے کے لئے۔

(۱۰) پناہ گاہ میں کھڑکیاں بہت کم ہوں۔ بانی روشنی کا بھی ضروری بندوبست ان میں ہونا چاہیئے۔

(۱۱) اس کی چھت اور دیواریں معیار کے مطابق ہوں

(۱۲) پناہ گاہ کے گرد خندق کھودی جائے۔ تاکہ دھماکہ کا اثر زائل ہو۔

حفاظتی کمرہ REFUGE ROOM

ہوائی حملہ کے دوران میں عوام و خواص کی اکثر تعداد ایسی ہوتی ہے۔ جو اپنے مکانوں کو چھوڑنا پسند نہیں کرتے اور یوں بھی حملہ کے دوران میں مکانوں کے اندر رہنا زیادہ کامیاب مدافعت ہے۔ اس لئے مکان میں ایک کمرہ بطور حفاظتی کمرہ REFUGE ROOM کے انتخاب کر لیا جاتا ہے۔ اس کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہونی چاہیئں۔

(۱) بہتر ہے کہ وہ کمرہ تہ خانہ کی صورت میں ہو۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو مکان کی پہلی منزل میں ایک کمرہ چن لیا جائے۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو۔ تو دوسری منزل میں ایک کمرہ منتخب کیا جائے۔ اس کے دروازے نرم زمین کی طرف کھلتے ہوں۔

(۲) ایسا کمرہ سڑک یا گلی سے دور ہونا چاہیئے۔ اس میں دروازے اور کھڑکیاں کم ہوں۔ اگر پہلے سے دروازے اور کھڑکیاں زیادہ تعداد میں ہیں۔ تو ان کو اینٹوں سے چن دیا جائے۔ اور صرف دو دروازے رہنے دیئے جائیں۔ جو ایک دوسرے کے مقابل ہوں۔

(۳) اس کی چھت اور دیواریں معیار کے مطابق ہوں۔ ورنہ حفاظتی دیواریں بنا کر انہیں مضبوط کر لیا جائے۔

(۴) چھت کے اوپر کوئی دزنی مشینری نہ ہو۔ اور نہ ہی کوئی آگ قبول کرنے والی چیز مثلاً گھاس پھوس وغیرہ ہو۔

(۵) ہمیشہ چھوٹا کمرہ زیادہ موزوں ہے۔ مگر اتنا چھوٹا بھی نہ ہو کہ گھر کے افراد اس میں نہ آ سکیں۔

(۶) کھڑکیوں میں سے شیشے نکال کر اس پر لکڑی لگا دیں۔ یا ان کے سامنے الماری وغیرہ رکھ کر ڈھانپ دیں۔ یا اندر کی طرف میخیں گاڑ کر ایک کمبل کے چاروں کونے باندھ کر شیشوں کو ڈھانپ دیں تاکہ اگر دھماکے سے شیشے ٹوٹیں۔ تو کمبل ان کے ٹکڑوں کو روک لے

(باقی دیکھو صفحہ ۷ پر)

تبصرہ

انجکشن گارڈ ہیڈ کا دوسرا ایڈیشن شمس الحکماء حکیم انیس احمد صدیقی وائس پرنسپل جامعہ طبیہ لاہور کے علاوہ ڈاکٹر خالد غزنوی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس میو ہسپتال لاہور اور ڈاکٹر سلیم واحد سابق میڈیکل آفیسر نے روائز کیا ہے ۲۰ عکسی تصاویر اور سینکڑوں نئی ادویات کا اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ اپنی قسم کی پہلی تصنیف ہے طبی کالجوں کے پرنسپل حضرات نے اسکو بہت پسند کیا ہے۔ قیمت ۱۲/- مجلد سنہری ۵/۸/-

ڈاکٹری فارماکوپیا اردو:- اس میو برٹش فارماکوپیا کے تازہ ایڈیشن کے مطابق ادویات۔ پنجاب کے سرکاری ہسپتالوں اور انگلستان کے ہسپتالوں کے فارماکوپیا موجود ہیں ۴۰۰ صفحات مجلد سنہری ۸/- طبی تشریحی چارٹ -/۸/-

تحقیقات کشتہ جات:- سائنس کی روشنی میں کشتوں کی اہمیت۔ غلط نظریات کی تردید اور ہر قسم کا کشتہ بنانے کی آسان ترکیب و خواص درج ہیں۔ مجلد -/۸/۱

طب اسلامی طب اسلامی کی شاندار تاریخ اور زرین اصول علاج پر بلند پایہ تالیف ہے۔ -/۸/۲

بقیہ صفحہ (۶)

۷۔ اگر چھت کافی مضبوط نہ ہو تو اندر سے ایک دو ستون کھڑے کر کے چھت کو اور زیادہ مضبوط بنا لیا جائے اگر چھت کے اوپر کوئی کمرہ نہ ہو تو اس پر چھ انچ موٹی تہ بجری کی بچھا دیں

۸۔ اپنے حفاظتی کمرہ کا نقشہ علاقہ کے وارڈن کو دیدیں اس کا یہ فائدہ ہو گا کہ اگر خدانخواستہ حملہ سے آپکے مکان کو نقصان پہنچے تو بجائے اسکے کہ تمام ملبہ کی چھان بین کی جائے۔ وارڈن کو علم ہو گا۔ کہ آپ نے کہاں پناہ لی ہے۔ وہ فوراً آپکو وہاں سے نکالنے کی کوشش کرے گا۔ اس طرح آپکو بھی پریشانی سے نجات مل جائے گی۔

ہوائی حملہ سے بچاؤ کے لئے اگرچہ حکومت کی طرف سے بھی پناہ گاہیں بنائی جائیں گی۔ لیکن ہر شخص کو چاہیئے کہ اپنے گھر میں حفاظتی کمرہ کا انتظام ضرور کرلے تاکہ حملہ کے وقت اس میں بآسانی پناہ لے سکے۔

(باقی آئندہ)

ملنے کا پتہ

مینجر قصر الحکمت پٹیالہ ہاؤس میکلوڈ روڈ لاہور

ضرورت

ایک جگہ سے معلوم ہوا ہے کہ دو ایک ریٹائرڈ گریجوایٹس کی ایک ڈسٹرکٹ بورڈ ہائی سکول میں ضرورت ہے جو سائنس اور ڈرائینگ پڑھا سکتے ہوں۔ خواہشمند احباب مجھ سے خط و کتابت کریں۔

(ناظر امور عامہ)

صحابہ مسیح موعودؑ کا پہلا تذکرہ

اصحاب احمدؑ

کے نام سے بڑی آب و تاب سے شائع ہو چکا ہے۔ فوراً خرید لیں۔ بعد میں یہ قیمتی خزانہ آپ کو کسی قیمت پر بھی نہ مل سکے گا۔ قیمت تین روپیہ۔ مجلد چار روپیہ علاوہ محصولڈاک

مینیجر حالی بک ڈپو بلڈنگ ۱۹ رام گلی ۳ لاہور

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں

احباب مطلع رہیں

بعض احباب ربوہ میں اپنی زمین لیز (Lease) کا حق فروخت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس بارے میں جملہ خریدار احباب مطلع رہیں۔ کہ کوئی سودا دفتر اراضی ربوہ سے دریافت کئے بغیر پکا نہ کیا جائے۔ اور جس وقت تک دفتر اراضی ربوہ کے رجسٹرات میں انتقال کروا کر تحریر حاصل نہ کرلی جائے۔ کارروائی مکمل نہ سمجھی جائے۔ (سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

"آسمانی نور ہمیشہ ان کے سینوں سے نکلتا رہے گا"

"یاد رکھو! یہ تحریک اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اس لئے وہ اسے ضرور ترقی دیگا اور اس کی راہ میں جو روکیں ہونگی۔ اُن کو دور کر دے گا۔ اگر زمین سے اُس کے سامان پیدا نہ ہونگے تو آسمان سے خدا تعالیٰ اُس کو برکت دے گا۔ مبارک ہیں۔ وہ جو بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اُٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی۔ اور اُن کی اولادوں کا خدا تعالےٰ خود متکفل ہو گا۔ اور آسمانی نور ان کے سینوں سے ہمیشہ نکلتا رہے گا۔ اور دنیا کو روشن کرتا رہیگا۔"

بہت ہیں۔ جو فاقہ برداشت کرتے ہیں۔ اور بیوی بچوں کا پیٹ کاٹتے اور دفتر جدید کے دفتر اول میں غیر معمولی قربانی سولہ سال سے اپنے خدا کی رضا کے لئے اپنے مقدس امام کے حضور پیش کرتے آرہے ہیں مگر سترھویں سال میں اس وقت نمایاں اور غیر معمولی آمد کی کمی ہو رہی ہے۔ مگر دفتر اول کے وہ لوگ ہیں جنہیں سابقون الاولون میں شامل ہونے کی توفیق ملی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو توفیق دے کہ وہ سال کے ختم ہونے میں جو قلیل عرصہ ہے۔ اس میں اپنے وعدوں کو نہ صرف سو فی صدی پورا کریں۔ بلکہ تحریک جدید کی اشد ضرورت کے پیش نظر اپنے وعدہ میں کچھ نہ کچھ اضافہ کر کے اپنے امام کے حضور پیش کریں۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوانا آپ کے لئے فائدہ ہے

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

فروخت حصص

میں ضرورت کی وجہ سے اپنے تیس حصے ایشو افریقن کمپنی کے اور دس حصے سندھ ویجی ٹیبل آئل کمپنی کے فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ ہر دو کمپنیاں اچھی حالت میں ہیں۔ جو دوست خریدنا چاہیں۔ وہ س۔ ب۔ م معرفت دفتر اخبار الفضل ۳ میکلیگن روڈ لاہور کے پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔

اعلان

ایک نوجوان محنتی ہوشیار اور دیانت دار میٹرک پاس آدمی کی انگریزی ادویات کی دوکان میں کام کرنے کیلئے فوری ضرورت ہے۔ درخواست دہندگان اپنی درخواستوں کے ساتھ جس میں کم از کم تنخواہ درج ہو۔ مندرجہ ذیل پتہ پر تشریف لائیں۔ گذشتہ تجربہ رکھنے والے اصحاب کو جو/۵۰۰ روپیہ ضمانت دے سکیں۔ ترجیح دی جائے گی لیکن یہ شرائط انتہائی ضروری ہیں۔

سمیع اللہ بی۔ اے شفا میڈیکو ۹ نسبت روڈ۔ لاہور

پاکستان کے برطانوی افسروں کے خلاف الزامات پر اظہار افسوس

لندن ۱۶ اگست۔ ہندوستان کے دفتر خارجہ کے حوالہ سے یہاں کے اخبارات میں ایک بیان کے جو اقتباسات شائع ہوئے ہیں۔ جس میں پاکستان کے برطانوی افسروں کے خلاف الزامات عائد کئے گئے ہیں۔ اسے وہائٹ ہال میں غصہ کی بجائے افسوس سے دیکھا جا رہا ہے۔ لندن کے ذمہ دار حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ "دس دن ہوئے مسٹر ایٹلی نے جو بیان شائع کیا تھا۔ جس میں ان الزامات کی قطعیت کے ساتھ تردید کی گئی تھی۔ اس کے پیش نظر اس بیان میں ایسا لہجہ اور ایسے الفاظ کیوں استعمال کئے گئے ہیں۔ یہ امر ناقابل فہم ہے"۔ مسٹر ایٹلی نے ان افسروں کی وفاداری کی حمایت میں بہت قطعی الفاظ استعمال کئے تھے۔ ان حلقوں نے اسکی وضاحت کر دی ہے۔ کہ مسٹر ایٹلی کے بیان اور "ٹائمز" میں جنرل گریسی کے حالیہ مکتوب کی اشاعت کے بعد جس میں انہوں نے اپنی ذاتی پوزیشن کی وضاحت کی تھی۔ وہ ان الزامات پر مزید غور کرنے کو تیار نہیں ہیں (داشار)

برما میں پہلے پاکستانی سفیر کا تقرر

کراچی ۱۵ اگست۔ حکومت برما سے آج ہمارے سفارتی تعلقات کا آغاز ہوا۔ جبکہ حکومت پاکستان نے مسٹر شمس الدین احمد کو پہلا سفیر مقرر کیا۔ مسٹر شمس الدین ۱۹۲۹ء میں بنگال کی اسمبلی کی لیجسلیٹو کونسل کے رکن منتخب ہوئے۔ آپ ۱۹۳۳ء سے ۱۹۳۶ء تک کلکتہ کارپوریشن کے کونسلر رہے۔ آپ متحدہ بنگال میں ۱۹۳۸-۳۹ء تک وزیر زراعت اور ۱۹۴۱-۴۲ء تک وزیر مواصلات رہ چکے ہیں۔

مشرقی پنجاب میں عورتوں کی بھرتی

لدھیانہ ۱۶ اگست۔ مشرقی پنجاب کی حکومت نے جالندھر۔ لدھیانہ۔ فیروزپور اور انبالہ کے بعض حصوں میں عورتوں کو پولیس میں بھرتی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ حکومت نے محسوس کیا ہے۔ کہ عورتیں بعض حالات میں نسبتاً زیادہ مفید ثابت ہوں گی۔

عالمگیر اسلامی اقتصادی کانفرنس

قاہرہ ۱۶ اگست حکومت مصر نے عالمگیر اسلامی اقتصادی کانفرنس کے آئندہ اجلاس میں ایک مضبوط اور نمائندہ وفد بھیجنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یہ اجلاس دمشق میں ہوگا۔

البانوی وزراء کے درمیان "کھلی دشمنی"

روم ۱۶ اگست۔ کیلئے کا نامہ نگار اطلاع پرداز ہے۔ کہ البانیہ سے یہاں آنے والی خبریں مظہر ہیں۔ کہ اس وقت اشتراکی وزیر اعظم ہوکسہ اور وزیر داخلہ ایم شیہو کے درمیان "کھلم کھلا دشمنی" پیدا ہو گئی ہے۔ ایم شیہو کے حکم سے پولیس ملازمین کی وفاداری جانچنے کے لئے جن میں ہوکسہ کے ذاتی عملہ کے ارکان بھی شامل ہیں۔ سرکاری دفاتر پر "اچانک چھاپے" مارتی ہے۔ گذشتہ چند ہفتوں اشتراکی اراضی کے منصوبوں کی مخالفت کرنے پر دس ہزار زمیندار لیبر کیمپوں کو بھیجے جا چکے ہیں۔ (داشار)

کانگرس کی مجلس عاملہ کا ایک اور رکن مستعفی ہو گیا

کلکتہ ۱۶ اگست۔ مغربی بنگال کی صوبائی کانگرس کمیٹی کے صدر مسٹر گوش کانگرس کی مجلس عاملہ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ انہوں نے مسٹر ٹنڈن کو ایک تار بھیجا ہے۔ جس میں اپنے فیصلہ سے مطلع کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پنڈت نہرو اور مسٹر ٹنڈن کے درمیان جو رسہ کشی شروع ہوئی ہے۔ اس کے پیش نظر مسٹر گوش نے استعفیٰ دے دیا ہے۔

اکھنڈ ہندوستان قائم کرنے کے ارادے

نئی دہلی ۱۶ اگست۔ ہندو مہاسبھا کی مجلس عاملہ نے یہاں اپنے انتخابی منشور کا اعلان کر دیا۔ جو چودہ نکاتی پروگرام پر مشتمل ہے۔ اس میں کہا گیا ہے۔ کہ تمام آئینی ذرائع سے ہندوستان میں دوبارہ اکھنڈ ہندوستان قائم کیا جائے گا۔ دولت مشترکہ سے تعلقات منقطع کئے جائیں گے۔ سبھا کے نقطۂ نظر کی وضاحت کرتے ہوئے منشور میں کہا گیا ہے۔ کہ ہندو مہاسبھا ہندوستان میں رام راج قائم کرنا چاہتی ہے۔ جس کی بنیاد ہندو دھرم کے نظریات اور معاشی پالیسی پر ہوگی۔

جاپان کے صلحنامہ کا آخری مسودہ

لندن ۱۶ اگست۔ امریکہ اور برطانیہ نے جاپان کے مجوزہ معاہدہ صلح کے آخری ترمیم شدہ مسودہ کا اعلان کر دیا۔ روس نے اعتراض کیا ہے۔ کہ اس میں جاپان کی از سر نو اسلحہ بندی پر کوئی پابندی عائد نہیں کی گئی۔ ہندوستان نے اتحادیوں کے جاپان میں فوجیں متعین کرنے پر نکتہ چینی کی ہے۔ معاہدہ صلح کا یہ مسودہ اب ۴ ستمبر کو سان فرانسسکو کی کانفرنس میں پیش کیا جائیگا۔ جہاں بحث و تمحیص کے بعد اس پر دستخط کئے جائیں گے۔

سعودی عرب اور ہمسایہ ریاستوں میں سرحدات کی تعین

لندن ۱۶ اگست۔ سعودی عرب کے وزیر خارجہ امیر فیصل برطانیہ میں سرکاری قیام کی مدت میں جو کل ختم ہونے والی تھی مزید چند دنوں کا اضافہ کر رہے ہیں۔

سعودی عرب اور شیوخ کی ہمسایہ ریاستوں کے درمیان اور سعودی عرب ساحل کے نزدیک سرحدات کے تعین کے لئے ایک مشترک سب کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ جو امیر کے مشیروں اور دفتر خارجہ کے افسروں پر مشتمل ہے۔ اسی سب کمیٹی کی مرتب کردہ رپورٹ کی بناء پر امیر ابتدائی مذاکرات کریں گے۔

اعلیٰ سطح پر مزید گفتگو کی راہ ہموار کرنے کے لئے کل شام کو اس کمیٹی کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ اس امر پر زور دیا جا رہا ہے کہ اس کمیٹی کے قیام کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ مذاکرات میں کوئی خاص دشواری پیدا ہو گئی ہے

امیر فیصل نے ایلڈرشاٹ میں ایک فوجی تربیتی اسکول کا کل معائنہ کیا۔ اور آج دن کا کھانا وہ وزیر اعظم ایٹلی کے ساتھ کھا رہے ہیں۔ (داشار)

غلہ کی اچھی فصل کا پٹ سن کی مانگ پر اثر

لندن ۱۶ اگست۔ دنیا میں غذا برآمد کرنے والے خاص علاقوں سے جو اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس سال اوسط سے بہت زیادہ بہتر پیداوار کی امید ہے۔

امید کی جا رہی ہے کہ امریکہ اور کناڈا دونوں ہی جگہ عالمی منڈیوں میں بھیجنے کے لئے کافی غلہ موجود ہوگا۔

اگر عمدہ فصل سے متعلق یہ توقعات پوری ہوئیں تو پٹ سن کی بوریوں کی مانگ بڑھ جائے گی۔ اور خام پٹ سن کی قیمتوں کا گرنا بند ہو جائیگا رسی اور ڈوری کی مانگ ابھی بڑھ گئی ہے جس کی وجہ سے

سویز کی ناکہ بندی ختم کرنے کیلئے مصر کی شرط؟

لندن ۱۶ اگست۔ قاہرہ سے ایسی خبریں آ رہی ہیں کہ عرب لیگ اور مصر کے ترجمان حیفہ میں تیل صاف کرنیوالے کارخانہ کو فلسطین کے عرب علاقہ میں منتقل کرنے کا ذکر رہے ہیں۔ اور لندن کے بعض مبصرین اس سے یہ سمجھتے ہیں کہ غالباً مصر نہر سویز میں تیل کی نقل و حرکت پر عائد شدہ پابندی دور کرنے کے لئے اپنی شرطوں میں یہ شرط بھی پیش کرے گا۔

عرب حلقوں کی تجویز کو کہ حیفہ کے کارخانہ کو بین الاقوامی بنا دیا جائے۔ لندن میں بالکل ناقابل عمل تصور کیا جا رہا ہے۔ اسی اثنا میں نیویارک سے ایک غیر مصدقہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ اسرائیل اب یہ سوچ رہا ہے۔ کہ نہر سویز میں جہازوں کی آمد و رفت کے مسئلہ پر مصر کی "مذمت" کے متعلق وہ اپنی کوشش ختم کر دے۔

ترک مندوب نے . . . . . اسٹار کے نامہ نگار مقیم لیک سکسیس کو بتایا کہ ناکہ بندی کا مسئلہ حفاظتی کونسل کے باہر ہی طے کرنے کے لئے انہوں نے ایک تجویز پیش کی ہے جس کی تفصیل انہوں نے نہیں بتائی۔ اور اب مصری مندوب کے جواب کا انہیں انتظار ہے۔ مصری مندوب نے اس پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔

ہندوستانی وفد کے ایک ترجمان نے کہا۔ کہ اگر آج حفاظتی کونسل کے اجلاس سے پہلے دہلی سے کوئی ہدایت موصول نہ ہوئی تو۔ ہندوستان اس سہ طاقتی قرارداد پر ووٹ نہیں دے گا جس میں مصر سے ناکہ بندی ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ (داسٹار)

تیل کی سب سے بڑی دریافت؟

واشنگٹن ۱۶ اگست۔ ٹیکساس میں دنیا کے سب سے بڑے تیل کے چشمے ہیں۔ اور خیال ہے کہ وہاں اب اس سے بھی بڑا ایک چشمہ دریافت ہوا ہے . . . . . ٹیکساس میں دس لاکھ ایکڑ کے علاقہ میں تیل کا چشمہ دریافت ہوا ہے۔ اور ٹیکساس والوں کا خیال ہے کہ ۲۰ سال کے عرصہ میں یہ تیل کی سب سے بڑی دریافت ہے۔ (داسٹار)